انفاق فی سبیل اللہ اور انسانی شخصیت پر اس کے اثرات

حشمت اللہ خان، سکریٹری حلقہ ایس آئی او آندھرا پردیش

دنیا میں ہر انسان کو اپنی جان و مال اور اولاد بہت عزیز ہوتے ہیں، ان کے لئے وہ دن رات محنت کرتا ہے، جائز و ناجائز کی بھی تمیز نہیں کرتا، بعض اوقات تو مال و متاع کی محبت اور اس کے حصول کے لئے وہ اپنی جان تک کو قربان کر دیتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

" اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ○ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ○" (التکاثر: ۱-۲)

ترجمہ "تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی فکر و دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ اسی فکر میں تم لبِ گور تک پہنچ جاتے ہو۔"

یہی مال و متاع اور دنیا کی حرص و طمع انسان کو اس کی انسانیت سے گرا کر حیوان بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں لا کھڑا کر دیتی ہے۔ انسان کی یہ کیفیت دراصل اس کے اپنے مقصد وجود سے ناواقفیت اور اپنے خالق و مالک سے دوری کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے رب کو پہچانتا ہے اور اپنے وجود سے واقف ہو کر خود اور خداشناسی اختیار کرتا ہے تو پھر یہی مال و دولت اس کے لئے دنیا و آخرت دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی کا موجب بنتا ہے۔ جو بندہ اپنے عزیز ترین مال کو اللہ کی راہ میں، اس کے دین کی توسیع واشاعت کی خاطر، اور اُن بندوں پر جو کمزور و محتاج ہیں خرچ کرتا ہے، تو ایسے بندوں کے لئے بشارتوں اور خوب خوب انعامات کا ذکر قرآن و حدیث میں رسول اللہؐ کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے۔

(انفاق اجر عظیم کا ذریعہ:

قرآن مجید میں فرمایا گیا: "مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ○" (البقرہ: ۲۶۱)

ترجمہ: "جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو (۱۰۰) دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے۔ وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔"

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر حاصل ہونے والے اجرو ثواب کو ایک بہترین تمثیل سے واضح کیا گیا۔ یقیناً جو بندہ آخرت کے لئے اور اللہ کی رضا کی خاطر جس قدر خلوص اور گہرے جذبہ سے اس کی راہ میں خرچ کرے گا، اس کو فراخ دست اور باخبر خدا اسی لحاظ سے بڑھا چڑھا کر ایسے زبردست اجر و انعام سے نوازے گا جس کا اس دنیا میں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا: ''اگر کوئی مومن راہِ خدا میں ایک کھجور بھی صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر اُحد پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے۔''

:انفاق ہدایت کا ذریعہ (

جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ایسے بندوں سے متعلق ایک عظیم نعمت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا گیا: ''ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ (البقرہ: ۲،۳)''

ترجمہ: ''یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے ان پرہیزگار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ کتاب اللہ سے ہدایت حاصل ہو، بندہ اس صفت کے بغیر ہدایت سے محروم رہتا ہے، خود غرض، تنگ دل، مال کی محبت میں گرفتار ایک بخیل انسان جو اپنے مقصد کی خاطر کچھ قربان نہ کر سکے اس لائق نہیں کہ اسے ہدایت کی دولت ملے، ہدایت کی راہ پر وہی لوگ چل سکتے ہیں جو مال کی محبت سے دور اور کشادہ دل وفیاض ہوں، خدا کی خاطر مال کو خوشی خوشی اس کے دین پر قربان کر سکتے ہوں۔

:انفاق تزکیۂ نفس کا ذریعہ (

انفاق تزکیہ نفس کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ ہم میں سے ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا تزکیہ ہو اور وہ کامیاب ہو جائے، جیسا کہ قرآن نے کہا: '' قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی '' ۔ ''جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہو گیا۔'' اس تزکیہ نفس کا ایک اہم ذریعہ اللہ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا ہے۔

فرمایا گیا اللہ کے رسولؐ سے ''خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ۔'' (التوبہ: ۱۰۳)

ترجمہ: ''اے نبیؐ! ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ۔''

صدقہ کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ نفس کا تزکیہ ہو جائے۔ بخل و حرص اور دنیا پرستی کے تمام بُرے جذبات سے دل پاک ہو، خدا کی محبت و خوفِ خدا پیدا ہو، اور روحانی ترقیوں کی راہ آسان ہو، اسی مقصد کی وضاحت ایک اور مقام پر فرمائی گئی ہے:

(الّیل: ۱۸،۱۷) " ٥ اَلذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ٥ وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی "

"ترجمہ: "اور اس (جہنم کی آگ) سے دور رکھا جائے گا وہ نہایت پرہیزگار جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔

انفاق غلبہء دین میں تعاون کا ذریعہ (:

انفاق اللہ کے دین کے غلبہ کی راہ میں کام آنے والا بہترین مال ہے: "وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ط'

(الصف: ۱۱)'

۔"ترجمہ: "اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے

معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں جہاد دو طرح سے کیا جانا چاہیے ایک تو اپنے مال اور دوسرے اپنی جان سے۔ یہاں پر جان سے اللہ تعالٰی نے مال کو مقدم رکھا۔ جو شخص اپنے عزیز ترین مال کو قربان کرنے کا جذبہ رکھتا ہے وہ دوسرے محاذ پر یعنی جان کو بھی آسانی سے اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے، اور مزید اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

(اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ ط۔" (التوبہ ۴۱"

"ترجمہ: "نکلو خدا کی راہ میں خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جانوں سے جہاد کرو۔

ہلکے اور بوجھل ہونے سے مراد یہ کہ تمہارے پاس مال واسباب اور اسلحہ کی فراوانی ہو یا تم تہی دست ہو، تمہارے پاس طاقت و قوت ہو یا تم کمزور ہو، غرض ہر حال میں خدا کی راہ میں نکلو تاکہ دین کی سربلندی ہو اور کفر دم توڑ دے۔

انفاق مغفرت کا ذریعہ (:

انفاق خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے اور اس کی مغفرت کا بہترین ذریعہ ہے۔ فرمایا گیا: "اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْ

(البقرہ: ۲۶۸) "٥ مُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا وَاللہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ترجمہ: "شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرم ناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی اُمید دلاتا ہے۔ اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔"

شیطان ہر آن اس کوشش میں ہوتا ہے کہ بندہ دنیا اور مال کی محبت میں گرفتار ہو اور یہ کہتے ہوئے ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو یہ تمہارا مال گھٹتا جائے گا اور تم فقر وناداری میں مبتلا ہو جاؤ گے، جبکہ اللہ نے بندہ کو ترغیب دلائی کہ راہ خدا میں مال کے خرچ کرنے سے مغفرت اور فضل

:دونوں چیزیں دی جائیں گی۔اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی تصویر اور خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

''الذین یقیمون الصلٰوۃ ومما رزقنٰھم ینفقون O اولئک ھم المؤمنون حقا لھم درجٰت عند ربھم ومغفرۃ و رزق کریم O'' (انفال: ۴)

ترجمہ: '' جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں) ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، قصوروں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔''

جن کے دل و دماغ اور کردار یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کا دین ہی حق ہے اور اس کو غالب کرنا،انسانیت کو اس سے آشنا کرانا،اور خدا ربِ رحیم سے بندوں کو ملانا جن کا مقصد ہے،ان کی یہ فکر اور یہ جدوجہد دراصل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے مال کو بھی اس راہ میں خرچ کریں۔جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس کو اسی کی راہ میں لگانا اور قربان کر دینا دراصل بڑے ہی عزم و حوصلے والوں کی خصوصیت ہوتی ہے۔

حشمت اللہ خان، سکریٹری حلقہ ایس آئی او آندھرا پردیش

دنیا میں ہر انسان کو اپنی جان و مال اور اولاد بہت عزیز ہوتے ہیں،ان کے لئے وہ دن رات محنت کرتا ہے، جائز و ناجائز کی بھی تمیز نہیں کرتا، بعض اوقات تو مال و متاع کی محبت اور اس کے حصول کے لئے وہ اپنی جان تک کو قربان کر دیتا ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

''الھٰکم التکاثر O حتّٰی زرتم المقابر O'' (التکاثر: ۱-۲)

ترجمہ ''تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی فکر و دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ اسی فکر میں تم لبِ گور تک پہنچ جاتے ہو۔''

یہی مال و متاع اور دنیا کی حرص و طمع انسان کو اس کی انسانیت سے گرا کر حیوان بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں لا کھڑا کر دیتی ہے۔انسان کی یہ کیفیت دراصل اس کے اپنے مقصد وجود سے ناواقفیت اور اپنے خالق و مالک سے دوری کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے رب کو پہچانتا ہے اور اپنے وجود سے واقف ہو کر خود اور خدا شناسی اختیار کرتا ہے تو پھر یہی مال و دولت اس کے لئے دنیا و آخرت دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی کا موجب بنتا ہے۔جو بندہ اپنے عزیز ترین مال کو اللہ کی راہ میں،اس کے دین کی توسیع و اشاعت کی خاطر،اور اُن بندوں پر جو کمزور و محتاج ہیں خرچ کرتا ہے، تو ایسے بندوں کے لئے بشارتوں اور خوب خوب انعامات کا ذکر قرآن و حدیث میں رسول اللہؐ کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے۔

:انفاق اجر عظیم کا ذریعہ (

قرآن مجید میں فرمایا گیا: ”مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّاءَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ O“ (البقرہ: ۲۶۱)

ترجمہ: ”جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو (۱۰۰) دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے۔ وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔“

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر حاصل ہونے والے اجر و ثواب کو ایک بہترین تمثیل سے واضح کیا گیا۔ یقیناً جو بندہ آخرت کے لئے اور اللہ کی رضا کی خاطر جس قدر خلوص اور گہرے جذبہ سے اس کی راہ میں خرچ کرے گا، اس کو فراخ دست اور باخبر خدا اسی لحاظ سے بڑھا چڑھا کر ایسے زبردست اجر و انعام سے نوازے گا جس کا اس دنیا میں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا: ”اگر کوئی مومن راہِ خدا میں ایک کھجور بھی صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر اُحد پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے۔“

:انفاق ہدایت کا ذریعہ (

جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ایسے بندوں سے متعلق ایک عظیم نعمت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا گیا: ”ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ O الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ O“ (البقرہ: ۲،۳)

ترجمہ: ”یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے ان پرہیزگار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی کہ کتاب اللہ سے ہدایت حاصل ہو، بندہ اس صفت کے بغیر ہدایت سے محروم رہتا ہے، خود غرض، تنگ دل، مال کی محبت میں گرفتار ایک بخیل انسان جو اپنے مقصد کی خاطر کچھ قربان نہ کر سکے اس لائق نہیں کہ اسے ہدایت کی دولت ملے، ہدایت کی راہ پر وہی لوگ چل سکتے ہیں جو مال کی محبت سے دور اور کشادہ دل وفیاض ہوں، خدا کی خاطر مال کو خوشی خوشی اس کے دین پر قربان کر سکتے ہوں۔

:انفاق تزکیۂ نفس کا ذریعہ (

انفاق تزکیہ نفس کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ ہم میں سے ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا تزکیہ ہو اور وہ کامیاب ہو جائے، جیسا کہ قرآن نے کہا: " قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی " ۔ "جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہو گیا۔" اس تزکیہ نفس کا ایک اہم ذریعہ اللہ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا ہے۔

(۱۰۳ :فرمایا گیا اللہ کے رسول سے "خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ ۔" (التوبہ

"ترجمہ: "اے نبیؐ! ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ۔

صدقہ کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ نفس کا تزکیہ ہو جائے۔ بخل و حرص اور دنیا پرستی کے تمام بُرے جذبات سے دل پاک
: ہو، خدا کی محبت و خوفِ خدا پیدا ہو، اور روحانی ترقیوں کی راہ آسان ہو، اسی مقصد کی وضاحت ایک اور مقام پر فرمائی گئی ہے

(۱۸،۱۷ :الّیل) " ۝ اَلَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۝ وَسَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَی "

"ترجمہ: "اور اس (جہنم کی آگ) سے دور رکھا جائے گا وہ نہایت پرہیز گار جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔

:انفاق غلبہ دین میں تعاون کا ذریعہ (

انفاق اللہ کے دین کے غلبہ کی راہ میں کام آنے والا بہترین مال ہے: "وَتُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ط"
(۱۱ :'(الصف

۔"ترجمہ: "اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے

معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں جہاد دو طرح سے کیا جانا چاہیے ایک تو اپنے مال اور دوسرے اپنی جان سے۔ یہاں پر جان سے اللہ تعالیٰ نے مال کو مقدم رکھا۔ جو شخص اپنے عزیز ترین مال کو قربان کرنے کا جذبہ رکھتا ہے وہ دوسرے محاذ پر یعنی جان کو بھی آسانی
: سے اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے، اور مزید اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ط۔" (التوبہ ۴۱"

"ترجمہ: "نکلو خدا کی راہ میں خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جانوں سے جہاد کرو۔

ہلکے اور بوجھل ہونے سے مراد یہ کہ تمہارے پاس مال و اسباب اور اسلحہ کی فراوانی ہو یا تم تہی دست ہو، تمہارے پاس طاقت و قوت ہو یا تم کمزور ہو، غرض ہر حال میں خدا کی راہ میں نکلو تاکہ دین کی سربلندی ہو اور کفر دم توڑ دے۔

:انفاق مغفرت کا ذریعہ (

انفاق خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے اور اس کی مغفرت کا بہترین ذریعہ ہے۔ فرمایا گیا: ''اَلشَّیطٰنُ یَعِدُکُمُ الفَقرَ وَیَا
(۲۶۸ :البقرہ) ''Oمُرُکُم بِالفَحشَاءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُم مَّغفِرَۃً مِّنہُ وَفَضلًا وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

ترجمہ: ''شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، مگر اللہ تمہیں اپنی
''بخشش اور فضل کی اُمید دلاتا ہے۔ اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔

شیطان ہر آن اس کوشش میں ہوتا ہے کہ بندہ دنیا اور مال کی محبت میں گرفتار ہو اور یہ کہتے ہوئے ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کروگے تو یہ تمہارا مال گھٹتا جائے گا اور تم فقر و ناداری میں مبتلا ہو جاؤ گے، جبکہ اللہ نے بندہ کو ترغیب دلائی کہ راہ خدا میں مال کے خرچ کرنے سے مغفرت اور فضل

:دونوں چیزیں دی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی تصویر اور خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ
اُولٰٓءِکَ ھُمُ المُؤمِنُونَ حَقًّا لَھُم دَرَجٰتٌ عِندَ رَبِّھِم وَمَغفِرَۃٌ وَّO الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقنٰھُم یُنفِقُونَ''
(۴ :انفال)''O رِزقٌ کَرِیمٌ

ترجمہ: ''جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں) ایسے ہی
''لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، قصوروں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

جن کے دل و دماغ اور کردار یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کا دین ہی حق ہے اور اس کو غالب کرنا، انسانیت کو اس سے آشنا کرانا، اور خدا ربِ رحیم سے بندوں کو ملانا جن کا مقصد ہے، ان کی یہ فکر اور یہ جدوجہد دراصل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے مال کو بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس کو اسی کی راہ میں لگانا اور قربان کر دینا دراصل بڑے ہی عزم و حوصلے والوں کی خصوصیت ہوتی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ اور انسانی شخصیت پر اس کے اثرات

Posted by: Admin Rafeeq in تزکیہ ژوئن 20, 2014 0

دنیا میں ہر انسان کو اپنی جان و مال اور اولاد بہت عزیز ہوتے ہیں، ان کے لئے وہ دن رات محنت کرتا ہے، جائز و ناجائز کی بھی تمیز نہیں کرتا، بعض اوقات تو مال و متاع کی محبت اور اس کے حصول کے لئے وہ اپنی جان تک کو قربان کر دیتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

"اَلۡهٰکُمُ التَّکَاثُرُ O حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ O" (التکاثر: ۱-۲)

ترجمہ "تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی فکر و دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ اسی فکر میں تم لبِ گور تک پہنچ جاتے ہو۔"

یہی مال و متاع اور دنیا کی حرص و طمع انسان کو اس کی انسانیت سے گرا کر حیوان بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں لا کھڑا کر دیتی ہے۔ انسان کی یہ کیفیت دراصل اس کے اپنے مقصدِ وجود سے ناواقفیت اور اپنے خالق و مالک سے دوری کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے رب کو پہچانتا ہے اور اپنے وجود سے واقف ہو کر خود اور خداشناسی اختیار کرتا ہے تو پھر یہی مال و دولت اس کے لئے دنیا و آخرت دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی کا موجب بنتا ہے۔ جو بندہ اپنے عزیز ترین مال کو اللہ کی راہ میں، اس کے دین کی توسیع و اشاعت کی خاطر، اور اُن بندوں پر جو کمزور و محتاج ہیں خرچ کرتا ہے، تو ایسے بندوں کے لئے بشارتوں اور خوب خوب انعامات کا ذکر قرآن و حدیث میں رسول اللہؐ کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے۔

انفاق اجر عظیم کا ذریعہ):

قرآن مجید میں فرمایا گیا: "مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ O" (البقرہ: ۲۶۱)

ترجمہ: "جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو (۱۰۰) دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے۔ وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔"

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر حاصل ہونے والے اجر و ثواب کو ایک بہترین تمثیل سے واضح کیا گیا۔ یقیناً جو بندہ آخرت کے لئے اور اللہ کی رضا کی خاطر جس قدر خلوص اور گہرے جذبہ سے اس کی راہ میں خرچ کرے گا، اس کو فراخ دست اور باخبر خدا اسی لحاظ سے بڑھا چڑھا کر ایسے زبردست اجر و انعام سے نوازے گا جس کا اس دنیا میں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا: "اگر کوئی مومن راہِ خدا میں ایک کھجور بھی صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر اُحد پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے۔"

:انفاق ہدایت کا ذریعہ (

جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ایسے بندوں سے متعلق ایک عظیم نعمت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا

O الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون O گیا: "ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ ھدًی للمتقین

(البقرہ: ۲،۳)"

ترجمہ: "یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے ان پرہیزگار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے

ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ کتاب اللہ سے ہدایت حاصل ہو، بندہ اس صفت کے بغیر ہدایت سے محروم رہتا ہے، خود غرض، تنگ دل، مال کی محبت میں گرفتار ایک بخیل انسان جو اپنے مقصد کی خاطر کچھ قربان نہ کر سکے اس لائق نہیں کہ اسے ہدایت کی دولت ملے، ہدایت کی راہ پر وہی لوگ چل سکتے ہیں جو مال کی محبت سے دور اور کشادہ دل وفیاض ہوں، خدا کی خاطر مال کو خوشی خوشی اس کے دین پر قربان کر سکتے ہوں۔

:انفاق تزکیۂ نفس کا ذریعہ (

انفاق تزکیہ نفس کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ ہم میں سے ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا تزکیہ ہو اور وہ کامیاب ہو جائے، جیسا کہ قرآن نے کہا: " قد افلح من تزکٰی" ۔ "جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہو گیا۔" اس تزکیہ نفس کا ایک اہم ذریعہ اللہ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا ہے۔

(التوبہ: ۱۰۳) فرمایا گیا اللہ کے رسول سے "خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم۔"

ترجمہ: "اے نبیؐ! ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ۔"

صدقہ کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ نفس کا تزکیہ ہو جائے۔ بخل و حرص اور دنیا پرستی کے تمام بُرے جذبات سے دل پاک ہو، خدا کی محبت و خوفِ خدا پیدا ہو، اور روحانی ترقیوں کی راہ آسان ہو، اسی مقصد کی وضاحت ایک اور مقام پر فرمائی گئی ہے:

" وسیجنبھا الاتقی O الذی یؤتی مالہ یتزکّٰی O " (الّیل: ۱۷،۱۸)

ترجمہ: "اور اس (جہنم کی آگ) سے دور رکھا جائے گا وہ نہایت پرہیزگار جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔"

:انفاق غلبۂ دین میں تعاون کا ذریعہ (

انفاق اللہ کے دین کے غلبہ کی راہ میں کام آنے والا بہترین مال ہے: ''وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ط''

(الصف: ۱۱)

ترجمہ: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے''۔

معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں جہاد دو طرح سے کیا جانا چاہیے ایک تو اپنے مال اور دوسرے اپنی جان سے۔ یہاں پر جان سے اللہ تعالٰی نے مال کو مقدم رکھا۔ جو شخص اپنے عزیز ترین مال کو قربان کرنے کا جذبہ رکھتا ہے وہ دوسرے محاذ پر یعنی جان کو بھی آسانی سے اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے، اور مزید اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

''اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط۔'' (التوبہ ۴۱)

ترجمہ: ''نکلو خدا کی راہ میں خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جانوں سے جہاد کرو۔''

ہلکے اور بوجھل ہونے سے مراد یہ کہ تمہارے پاس مال واسباب اور اسلحہ کی فراوانی ہو یا تم تہی دست ہو، تمہارے پاس طاقت وقوت ہو یا تم کمزور ہو، غرض ہر حال میں خدا کی راہ میں نکلو تا کہ دین کی سربلندی ہو اور کفر دم توڑ دے۔

(انفاق مغفرت کا ذریعہ:

انفاق خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے اور اس کی مغفرت کا بہترین ذریعہ ہے۔ فرمایا گیا: ''اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O'' (البقرہ: ۲۶۸)

ترجمہ: ''شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی اُمید دلاتا ہے۔ اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔''

شیطان ہر آن اس کوشش میں ہوتا ہے کہ بندہ دنیا اور مال کی محبت میں گرفتار ہو اور یہ کہتے ہوئے ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو یہ تمہارا مال گھٹتا جائے گا اور تم فقر وناداری میں مبتلا ہو جاؤ گے، جبکہ اللہ نے بندہ کو ترغیب دلائی کہ راہ خدا میں مال کے خرچ کرنے سے مغفرت اور فضل

دونوں چیزیں دی جائیں گی۔ اللہ تعالٰی نے حقیقی مومن کی تصویر اور خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O رِزْقٌ كَرِيْمٌ O'' (انفال: ۴)

ترجمہ: " جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں) ایسے ہی
"لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، قصوروں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

جن کے دل و دماغ اور کردار یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کا دین ہی حق ہے اور اس کو غالب کرنا، انسانیت کو اس سے آشنا کرانا، اور خدا ربِ رحیم سے بندوں کو ملانا جن کا مقصد ہے، ان کی یہ فکر اور یہ جدوجہد دراصل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے مال کو بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس کو اسی کی راہ میں لگانا اور قربان کر دینا دراصل بڑے ہی عزم و حوصلے والوں کی خصوصیت ہوتی ہے۔

حشمت اللہ خان، سکریٹری حلقہ ایس آئی او آندھرا پردیش